بحث کرو:

- گندہ پانی ہمارے جسم کو کس طرح نقصان پہنچاتا ہے؟
- کیا تم کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جسے گندہ پانی پینے سے کوئی بیماری ہوئی ہو؟ اُس کے متعلق بات کرو۔
- کرِپل کے گھر پر جب مہمان آئے، انہوں نے مہمان کو پانی کے بدلے ٹھنڈی بوتل کے لیے پوچھا کیوں کہ انہوں نے سوچا کہ وہ ایسا پانی پی نہیں سکتے۔ تمہارے خیال سے کرِپل کے خاندان کو خود اپنے پینے کے پانی کے لیے کیا کرنا چاہیے؟
- مہمان نے ٹھنڈے مشروب کے لیے کیوں انکار کیا ہوگا؟ سوچو۔

پانی کے کھیل

شمالی گجرات میں بڑے واٹر پارک ہیں۔ ایک دِن سچن اور نیرو ان کے والدین کے ساتھ واٹر پارک گئے، وہاں پانی کے کئی فوارے تھے۔ نیرو نے کہا ''دیکھ سچن پانی میں کتنی ساری رائیڈس ہیں۔''

''اس طرف بڑے تالاب!''، سچن نے کہا۔ چھپ! چھپ! چھپ! دونوں نے مُڑ کر دیکھا، زُم، زُم، زُم آواز کرتے ہوئے چوڑے پھسلن والے زینے میں تیزی سے پھسلتے بچّے پانی میں گرتے تھے۔ سچن پھسلن والے زینے پر بہت ہی بلندی پر گیا، کچھ ہی دیر میں دھپاک کرکے پانی میں گِرا۔ نیرو کی ہیبت کے ساتھ چیخ نکل گئی۔

بعد میں فوراً انہوں نے پارک کے باہر نہایت ہی اونچی آواز سُنی۔ ہر ایک شخص دروازے کی جانب بھاگنے لگا۔ وہاں لوگوں کا ایک ہجوم خالی ڈول اور

گھڑے (مٹکے) لے کر کھڑا تھا۔ ایک چھوٹا بچّہ خالی بوتل لیے اس کی ماں سے لپٹا ہوا تھا۔ سچن کی امّی ہجوم میں ایک عورت کے پاس گئی اور پوچھا، ''کیا بات ہے؟''۔

عورت نے غصّے سے کہا ''آپ پوچھتے ہو کیا ہوا؟ ہمارے کنویں میں پانی نہیں ہے۔ ہفتے میں ایک دِن پانی کا ٹینکر آتا ہے تب ہی ہمیں پانی میسر ہوتا ہے، آج وہ بھی نہیں آیا اور یہاں اتنا سارا پانی! آپ کے کھیلنے کے لیے، بتاؤ ہم کیا کریں؟''

پڑھو اور لکھو:

- تمھارے گھر میں کبھی پانی کی قلّت ہوئی ہے؟ کب؟
- ایسے حالات میں تم کیا کرتے ہو؟
- تم نے کبھی پانی میں کھیل کھیلے ہیں؟ کہاں؟ کب؟
- تمھیں کبھی پانی میں کھیلنے سے منع کیا گیا ہے؟ کیوں؟
- تم نے کبھی اپنے آس پاس پانی کو ضائع ہوتے ہوئے دیکھا ہے؟ بحث کرو۔
- واٹر پارک میں کھیلنے کے لیے کافی پانی تھا، مگر نزدیک کے گاؤں میں لوگوں کو پینے کا پانی بھی دستیاب نہیں تھا۔ اس کے متعلق سوچو اور بحث کرو۔
- اگر تم واٹر پارک میں جاؤ تو یہ معلوم کرو کہ وہاں پانی کہاں سے آتا ہے؟

کیا اسے پیا جاسکتا ہے؟

ایلیز برِج، احمدآباد

لفٹ بیسویں منزل پر ٹھہر گئی، سمیت کو لفٹ میں جانا اچھا لگتا ہے۔ آج اسکول میں چھٹّی ہے۔ سمیت اس کی امّی کے ساتھ انجو میڈم کے وہاں آیا، اُس کی ماں وہاں کام کرتی تھی۔ وہ گھر پُرسکون، صاف سُتھرا اور چمک رہا تھا۔ انجو اخبار پڑھ رہی تھی۔ سمیت کو دیکھ کر اُس نے ہنس کر پوچھا ''کیا آج اسکول کی چُھٹّی ہے؟'' میڈم نے ٹی وی چالو کیا اور کچھ دیر میں ہی سمیت کارٹون کی دُنیا میں کھو گیا۔ اتنے میں انجو میڈم نے زور سے آواز لگائی، ''ارے ! چھایا اس علاقے کے پینے کے پانی میں گٹر کا پانی مِل گیا ہے۔ ایسا اخبار میں آیا ہے۔ اس گندے پانی کی وجہ سے کئی لوگوں کو پاخانے اور قے (اُلٹی) ہوگئے ہیں۔تو سب سے پہلے کل کا بھرا ہوا پانی خالی کر دے، چند پتیلوں میں پانی اُبال لے اور تیرے گھر کے لیے بھی اُبلا ہوا پانی لے جا۔'' سمیت نے یہ سُنا تو بہت خوش ہوگیا۔ آج گھر پر پانی کے لیے لائن میں کھڑا رہنا نہیں پڑے گا۔

تمہاری نوٹ بُک میں لکھو:

- انجو اخبار پڑھ کر کیوں تشویش میں پڑ گئی؟
- انجو نے اگلے دِن بھرے ہوئے پانی کو اُنڈیل دینے کے لیے کہا، کیا یہ پانی دوسرے کسی کام میں لیا جاسکتا تھا؟ کن کن کاموں کے لیے؟

- اس نے پانی صاف کرنے کے لیے کیا تدبیر کی ؟
- کیا تم پانی صاف کرنے کے الگ الگ طریقے جانتے ہو؟ ان کو بیان کرو۔
- اگر انجو نے اخبار نہ پڑھا ہوتا اور ہر ایک نے بنا اُبلا ہوا پانی پیا ہوتا تو کیا ہوتا ؟

بحث کرو :

- سمیت جہاں رہتا ہے وہاں ہر ایک کو عوامی نل سے پانی بھرنے کے لیے لائن میں کھڑا رہنا پڑتا ہے۔ انجو کے گھر میں پورے دِن پانی آتا ہے۔ ایسا کیوں ؟
- انجو نے اخبار میں پانی کے متعلق پڑھا۔ کیا تم نے کبھی پانی کے متعلق اخبار میں کوئی خبر پڑھی ہے؟ کس قسم کی خبر؟

خود کرو اور بحث کرو :

- پچھلے ایک مہینے کے اخباروں میں پانی کے متعلق تمام خبروں کو دیکھو اور اخبار سے کاٹ کر اکٹھا کرو۔ ایک بڑے کاغذ پر کاٹی ہوئی تمام خبروں کو چپکاؤ۔ جماعت میں بحث کرو۔

تمہیں کبھی اُلٹی یا دست ہوئے ہیں ؟ اُس وقت تم کو کیسا محسوس ہوتا تھا ؟ جب اُلٹی اور دست ہوتے ہیں تب جسم سے پانی کم ہوجاتا ہے جو جسم کے لیے مُضر ثابت ہوسکتا ہے۔ ہمارے جسم سے کم ہوئے پانی کو دوبارہ مہیّا کرنا بہت ضروری ہے۔ دست اور قے ہوجائے تب زیادہ سے زیادہ پانی پینا چاہیے،ہمیں پانی میں تھوڑا نمک اور شکر ملانی چاہیے۔

نمک اور شکر کا آمیزہ

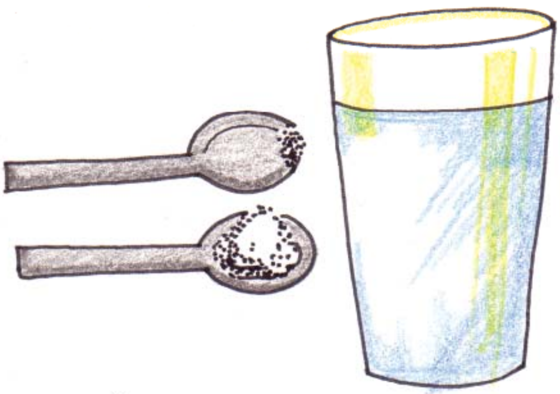

ایک گلاس اُبلے ہوئے پانی میں ایک چمچہ چینی اور چٹکی نمک ڈالو اور ٹھنڈا ہونے دو۔ اس آمیزے کو چکھو۔ پانی ہمارے آنسوؤں سے زیادہ نمکین نہیں ہونا چاہیے۔

جب کسی فرد کو دست اور قے ہوتے ہیں تب اس آمیزے کو پلانا چاہیے۔ ساتھ میں ہلکی غذا دینی

چاہیے۔ چھوٹے بچوں کو ماں کا دودھ مسلسل دینا چاہیے جو بہت ضروری ہے۔ کچھ مقدار میں دوائی بھی لینا ضروری ہے۔ وہ گھر پر بنائی ہوئی بھی ہوسکتی ہے۔ اگر پاخانے اور اُلٹی بند نہیں ہوتے تو فوراً ڈاکٹر سے رابطہ کرنا ضروری ہے۔

اسکول میں پانی کی معلومات :

کلاس روم میں طلبہ کے تین گروپ بناؤ۔

- ایک گروپ اسکول میں پانی کے انتظام کی معلومات حاصل کرے۔
- دوسرا گروپ اسکول میں پاخانے کے انتظام کے متعلق معلومات حاصل کرے۔
- تیسرا گروپ کلاس روم میں جو بچّے بیماری میں مبتلا ہوئے ہوں ان کی معلومات حاصل کرے۔

مندرجہ ذیل دیے گئے سوالات ہر ایک گروپ کو معلومات اکٹھا کرنے میں معاون ثابت ہوں گے۔

گروپ ۱

مشاہدہ کرو اور نوٹ کرو۔

- جو لاگو پڑتا ہو وہ (مناسب) باکس میں (✓) کا نشان کرو۔
  - تمہاری اسکول میں پانی کہاں سے آتا ہے؟

    نل ☐ ٹینک ☐ ہینڈ پمپ ☐ دیگر ☐

  - اسکول میں تم پینے کا پانی کہاں سے لیتے ہو؟

    نل ☐ ٹینک ☐ ہینڈ پمپ ☐ دیگر ☐

- اگر نل، مٹکا اور ہینڈ پمپ نہ ہوں تو پینے کا پانی کہاں سے حاصل کروگے؟

____

- تمام نل اور ہینڈ پمپ میں پانی ہے؟

____

- کوئی نل ٹپکتا ہو یا لیک ہوتا ہوتو تم کیا کرو گے ؟

- تمام مٹکے پانی سے بھرے ہوئے اور ڈھکے ہوئے ہیں ؟

- مٹکے اور پانی بھرنے کے دیگر کون کون سے برتن روز صاف کیے جاتے ہیں ؟

- پانی کو پینے کے قابل کس طرح بنایا جاتا ہے ؟

- مٹکے یا برتن سے ڈونگے بِنا پانی لینے سے کیا ہوگا ؟

- پانی پینے کے نل یا مٹکے کی جگہوں کی روزانہ صفائی کی جاتی ہے؟

سوچو اور بحث کرو :

- پانی پینے کی جگہ کیوں گندی ہوتی ہے؟
- اس جگہ کو صاف رکھنے کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں ؟

معلوم کرو اور تمہاری نوٹ بک میں نوٹ کرو :

- برتن یا مٹکے اور ڈونگے کتنی مرتبہ (دِن میں ایک مرتبہ، دو دِن میں ایک مرتبہ وغیرہ) صاف کیے جاتے ہیں؟ انہیں کون صاف کرتا ہے ؟
- تمہاری اسکول میں کتنے بچّے ہیں ؟ کتنے نل، مٹکے یا ہینڈ پمپ ہیں ؟ کیا اتنے بچّوں کے لیے کافی ہیں؟
- پانی پینے کے آس پاس کی جگہ کون صاف کرتا ہے ؟
- نیچے گِرا ہوا پانی کہاں جاتا ہے ؟

گروپ ۲

مشاہدہ کرو اور نوٹ کرو۔

- مناسب باکس میں (✓) کا نشان کرو۔
  - تمہارے اسکول میں پاخانے کا کیا انتظام ہے؟

پکّا تعمیر کیا ہوا پاخانہ ☐ کُھلی جگہ ☐

- کتنے پاخانے ہیں؟ ☐
- لڑکے، لڑکیوں کے لیے علیٰحدہ پاخانے ہیں؟ ہاں ☐ نہیں ☐
- پاخانوں میں پانی آتا ہے؟ ہاں ☐ نہیں ☐
- پانی کہاں سے آتا ہے؟
  - نل کے ذریعے ہاں ☐ نہیں ☐
  - ٹنکی سے ہاں ☐ نہیں ☐
  - گھر سے لایا جاتا ہے۔ ہاں ☐ نہیں ☐
- پاخانے کے قریب ہاتھ دھونے کے لیے پانی ہوتا ہے؟ ہاں ☐ نہیں ☐
- پاخانے کا استعمال کرنے کے بعد تم ہاتھ دھوتے ہو؟ ہاں ☐ نہیں ☐
- کوئی نل لیک یا ٹپکتا ہوا ایسا ہے؟ ہاں ☐ نہیں ☐
- پاخانے کو صاف رکھا جاتا ہے؟ ہاں ☐ نہیں ☐

معلوم کرو اور لکھو:

- تمہارے اسکول میں کتنے لڑکے اور کتنی لڑکیاں ہیں؟

لڑکیاں ☐ لڑکے ☐

- لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے کتنے پاخانے ہیں ؟

لڑکیاں ☐ لڑکے ☐

- اگر نل نہیں ہے تو پاخانوں میں پانی کون مہیّا کرتا ہے ؟ پانی کہاں سے لایا جاتا ہے ؟

- یہ جگہ کون صاف رکھتا ہے ؟

بتاؤ :

- پاخانے کو صاف سُتھرا رکھنے کے لیے کیا کیا کرنا چاہیے ؟
- ہم سب اس کام کے لیے کیا کر سکتے ہیں ؟
- تم نے بس اسٹاپ اور ریلوے اسٹیشن پر پاخانے دیکھے ہیں ؟ وہ گھر کے پاخانوں سے کس طرح علیحدہ ہوتے ہیں ؟

گروپ ۳

اپنے کلاس روم میں بچوں سے بات کرو اور مندرجہ ذیل جدول کو پُر کرو۔ پچھلے کتنے مہینے میں کلاس روم کے کتنے بچّے اِن میں سے کسی بیماری کا شکار ہوئے ہیں ؟ ایسے بچوں کے نام لکھو۔

نمبر شمار	دست (پاخانے)	اُلٹی (قے)	دست اور قے	پیلا پیشاب، پیلی (پھیکی) جلد اور آنکھیں، ہلکا بخار	پیٹ میں درد
۱					
۲					
۳					
۴					
۵					

اس معلومات سے تم نے کیا حاصل کیا اس بات کی بحث اپنے استاد سے کرو۔ اپنے معلوم کیے ہوئے نکات پر استاد کے مشورے کے پیش نظر ایک رپورٹ تیار کرو۔ اپنی رپورٹ حمدوثنا کے پروگرام میں پیش کرو اور نوٹس بورڈ پر رکھو۔

بزرگوں کی دوراندیشی

یہ تقریباً تیس سال پہلے کی بات ہے۔ راجکوٹ کے راجس مڈھیاڑا گاؤں میں پانی کی قلّت کا مسئلہ پیدا ہوا۔ اس وقت کے دور اندیش سرپنچ شری نے ضلع گرامین وِکاس ستا منڈل (DRDA) سے رابطہ کیا۔ گاؤں میں چیک ڈیم بنانے کے لیے سفارش کی۔ گرامین وِکاس ستا منڈل نے ۱۹۸۵ء میں اس گاؤں میں ۱۰۹۰ ہیکٹر علاقے میں تقریباً پینتالیس (۴۵) چیک ڈیم بنوائے۔ دوسرے سال اُس علاقے میں زوردار بارش ہوئی لہٰذا تمام چیک ڈیموں میں پانی کا اچھا ذخیرہ ہوگیا۔ زیر زمین پانی کا لیول اونچا آیا۔ صرف پندرہ میٹر گہرائی تک جانے سے لوگوں کو پانی حاصل ہوا۔ سال ۲۰۰۲ میں یہاں قحط پڑا مگر پھر بھی اس وقت کی ان بزرگوں کی دراندیشی کی وجہ سے گاؤں کے لوگوں کو کسی قسم کی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ اس سال بھی لوگوں نے تینوں موسموں میں فصل تیار کی۔ لوگوں کی خوش حالی اور ترقی میں اضافہ ہوا۔

استاد کے لیے : جدول میں بچے واقف ہوں ایسی عمومی خصوصیات دی گئی ہیں۔ اگر یہ ہیضہ سے ہوا ہو تو آپ اس کی مدد سے اس کی بحث کر سکتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ سبھی بیماریوں کے نام بچوں کو معلوم ہوں۔

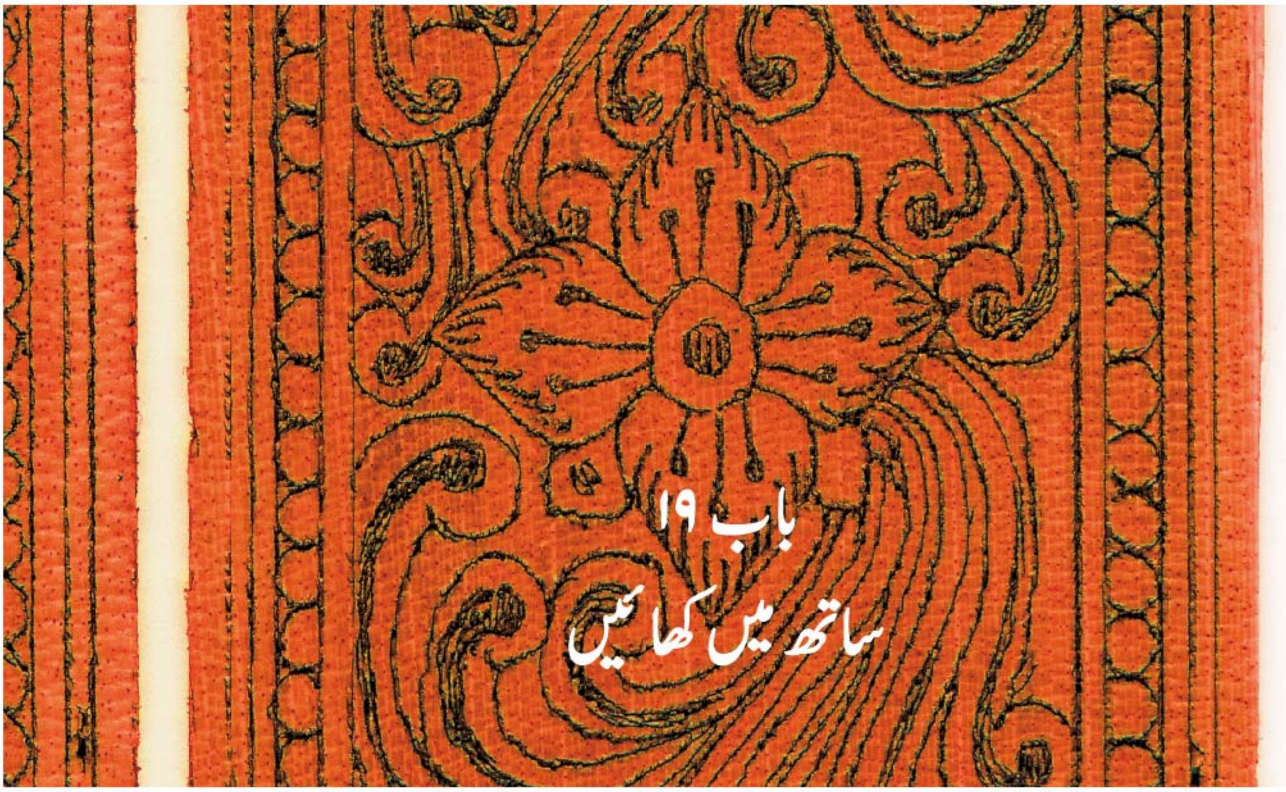

باب ۱۹
ساتھ میں کھائیں

کلاس روم میں ضیافت

ویکیشن پورا ہوا۔ اسکول شروع ہوا۔ چُھٹّیوں میں کیسی موج مستی کی ؟ سب ایسی باتیں کرتے ہیں۔

مینا : تیرے ہاتھ میں مہندی کیوں لگائی ہے ؟

آرتی : میرے چاچا کی شادی تھی اس لیے...

مینا : تب تو بڑا مزہ آیا ہوگا ؟

آرتی : ہاں بڑا مزہ آیا۔ ایک ساتھ مل کر کھانے کا بھی لطف۔

ریحانہ : ہم اپنے کلاس روم میں بھی ساتھ میں کھائیں تو ؟

ڈیوِڈ : بڑا مزہ آئے گا۔ چلو ایسا ہی کرتے ہیں۔

سب نے کلاس روم میں ضیافت کرنے کا طے کیا۔ سب بچّے اپنے گھر سے کیا کیا لائیں گے وہ بتانے لگے۔ سب بچّے مختلف پکوان لائے اور سنیچر کے روز واقعی ضیافت منائی۔ الگ الگ قسم کا کھانا کھانے مِلا، سب ساتھ میں کھیلے، گیت گائے اور ناچے کودے...

اپنی نوٹ بک میں لکھو:

- تمھیں دوسروں کے ساتھ کھانا پسند ہے؟
- کس تقریب پر تم اپنے دوستوں کے ساتھ کھانا کھاتے ہو؟
- تم نے کبھی اپنی کلاس میں ضیافت کی ہے؟ کب؟ تم نے ضیافت کس طرح منائی؟
- تم اور تمھارے دوست ضیافت کے لیے کیا کیا لائے تھے؟
- تم سب نے کیا کھایا تھا؟
- پکنک میں کون غیر حاضر رہا؟ کیوں؟

اُترائن منائیں

پنکی صبح جلدی اُٹھی۔ اپنے دوست سجل، آیوش، تنویر، فاطمہ اور اقبال کو اپنے گھر بلانے کے لیے دوڑ پڑی۔ آج تو اترائن کا دِن ہے ہر کوئی خوش ہے۔

اُترائن منانے کے لیے انہوں نے خاص تیاری کر رکھی تھی۔ وہ اُترائن کیسے منائیں گے؟ چلو، پڑھیں۔

وہ لوگ صبح سویرے جلدی سے اُٹھ گئے تھے۔ ان کے بڑے بھائیوں نے پہلے ہی سے پتنگوں کی کنّی باندھ رکھی ہے۔ پنکی کی دادی نے تِل کے لڈّو اور مونگ پھلی کی چِکّی بنائی ہے۔

سجل اپنے گھر سے مُرمُرے کے میٹھے لڈّو لائی۔ تنویر اپنی باڑی سے بیر لے آئی۔ آیوش کی امّی بھی تازے بیر دے گئی۔

باورچی خانے میں پنکی کی امّی اُندھیا بنانے کی تیاری کر رہی ہے۔ اُندھیا بنانے کے لیے کیا کیا چاہیے، کیا تم کو پتہ ہے؟ گوار کی پھلی، والول پھلی اور بیگن، آلو اور ٹماٹر بھی۔ کیپسیکم

(شملہ مرچ)، ہرا دھنیا اور ادرک جیسے مسالے بھی چاہیے۔ شکر قند، زمین قند اور رَتالو بِنا تو اُندھیا کا کیا مزہ ؟ امّی نے میتھی کے پکوڑے کو بھی تیار کر کے اس میں ڈالے۔ اقبال تو اتنا سب دیکھ کر تعجب کرنے لگا۔

دادی امّاں گرما گرم جلیبی نکال رہے تھے۔ سب نے کھانا شروع کیا۔

سب پتنگ اُڑانے کے لیے چھت پر پہنچے۔ کسی نے پتنگ اُڑائی تو کسی نے چرخی پکڑی۔

وہ کاٹا... وہ گیا... زور زور سے ایسا بولتے، ساتھ میں گیت بھی گاتے۔ پورا دِن سب سورج کی دھوپ میں رہے، اُترائن کا پورا لطف اُٹھایا۔

چلو بات کریں :

- اُترائن کب منائی جاتی ہے؟
- سبھی مذہب کے لوگ اُترائن مناتے ہیں۔ کیا تم جانتے ہو؟
- چیکی اور تِل کے لڈّو کس طرح بنائے جاتے ہیں ؟
- تمہارے گھر پر اُندھیا بناتے ہو یا باہر سے منگواتے ہو؟
- اندھیا بنانے کے لیے پہلے سے کیا کیا تیاری کرنی پڑتی ہے؟

معلوم کرو اور کہو :

- گاؤں میں کتنے لوگوں نے اُندھیا بنایا ہوگا ؟ سوچو۔
- اُترائن رات کو بھی مناتے ہیں۔ تم نے دیکھا ہے؟ تم کو اچھا لگا ؟
- تمہارے دوست کون کون سے تہوار مناتے ہیں ؟
- اس دِن وہ لوگ کیا کیا کھاتے ہیں؟
- تہوار کے لیے خاص قسم کی غذا کون تیار کرتے ہیں ؟
- تم کچھ تہواروں میں خاص قسم یا رنگ کے کپڑے پہنتے ہو؟
- اُترائن دوسرے کس نام سے پہچانی جاتی ہے؟

مدھیان بھوجن (دوپہر کا کھانا)

دوپہر کا ڈیڑھ بجا ہے۔ میدان سے کھانے کی خوشبو آرہی ہے۔ پیٹ میں گُڑگُڑ بول رہا ہے۔ بھوک کی وجہ سے پڑھنے میں بھی دل نہیں لگتا۔

ٹن... ٹن... ٹن... گھنٹی بجی۔ سبھی بچے ہاتھ دھونے دوڑ پڑے۔ ہاتھ منہ دھوکر ہم قطار میں کھانے بیٹھے۔ اسکول سے ہی سب کو تھالی دی گئی۔ کھانے سے پہلے ہم سب نے مل کر یہ گیت گایا۔

''ساتھ ہی کھیلیں
ساتھ ہی کھائیں
ساتھ کریں سب کام
قائم سب کے ساتھ رہیں ہم
ہاتھ لیں سب کے تھام
ایشور، اللہ سب میں بسا ہے
اونچا جس کا نام

آج کھانے میں چنا چاٹ، تھیپلے اور خشک سبزی ہے۔ گذشتہ کل ہم نے شکھڑی اور وجیٹیبل کھچڑی کھائی تھی۔ اسکول کے باورچی خانے کے باہر روز کے کھانے کی فہرست رکھی ہوئی ہیں۔ یہ فہرست ہمیں ہفتہ وار الگ الگ دِن کو کیا کیا کھانا ملے گا اس کی نشاندہی کرتی ہے۔ جب ہم کو مخصوص تاریخ (تتھی بھوجن) میں مٹھائی ملتی ہے تب بڑا مزہ آتا ہے!

اسکول میں مدھیاہن بھوجن (دوپہر کا کھانا) سے جڑی ایک اور دلچسپ بات ہے۔ ہر روز قطار میں ہم ہماری جگہ تبدیل کرتے ہیں اور ایک نئے بچّے کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ مجھے یہ اچھا لگتا ہے کیوں کہ میں نئے نئے بچوں کو ملتا ہوں اور نئے دوست بناتا ہوں۔

ہمارے مدرس اس بات کا خاص خیال رکھتے ہیں کہ ہر بچّے کو تازہ اور گرم کھانا ملے۔ ہمیں سرپرستوں سے 'تتھی بھوجن' (مخصوص تاریخ) کا تعاون حاصل ہوتا ہے۔

اب سب کچھ بہتر ہوگیا ہے۔ ہم سب بچّے تازہ، گرم اور پکا ہوا کھانا ساتھ مل کر کھاتے ہیں۔ سب بچّے تھالی کا کھانا پورا کریں، کھانے کا بگاڑ نہ ہو اس بات کا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔

سب کے ساتھ مل کر کھانا کھانے میں بڑا لطف آتا ہے۔ کبھی کبھار کوئی اپنے گھر سے بِنا کھائے آئے، یہاں آکر سیر ہوکر کھانا کھائے مگر کیا بالکل بھوکے پیٹ سے آپ کا دل پڑھائی میں لگے گا ؟ سوچو !

معلوم کرو اور نوٹ بک میں لکھو :

تمہاری اسکول میں جو کھانا دیا جاتا ہے اُس کے متعلق لکھو۔

- کھانا کس وقت دیا جاتا ہے؟
- اسکول میں کھانے میں تم کو کیا دیا جاتا ہے ؟
- تمھیں جو مدھیاہن بھوجن دیا جاتا ہے کیا وہ پسند ہے ؟
- تمھیں جو کھانا دیا جاتا ہے کیا اس کی مقدار برابر ہوتی ہے ؟
- تم اپنی تھالی لاتے ہو یا اسکول سے دی جاتی ہے ؟
- تمھیں کھانا کون کھلاتا ہے؟
- کیا تمہارے استاد تمہارے ساتھ کھانا کھاتے ہیں ؟
- اسکول میں بورڈ پر ہفتہ وار کھانے کی فہرست رکھی جاتی ہے ؟
- تم کو بُدھ اور جمعہ کے روز کیا کھانا ملتا ہے ؟
- اگر تم کو اسکول کے کھانے کی فہرست میں تبدیلی کرنے کو کہا جائے تو تم کیا بدلنا چاہوگے ؟ تم کیا کھانا پسند کروگے ؟ تم اپنی فہرست بناؤ۔

ساتھ میں کھائیں

دِن	کھانا
پیر	
بُدھ	
جُمعہ	

مدھیاہن بھوجن۔ہر بچے کا حق

ہمارے مُلک میں کئی بچّے ایسے ہیں کہ جن کو خاطر خواہ کھانا میسر نہیں ہوتا۔ اسکول میں بھی بھوکے ہی آتے ہیں۔

ہمارے ملک کی سپریم کورٹ نے حکم دیا ہے کہ ابتدائی اسکولوں میں سب بچوں کو گرم، تازہ اور پکا ہوا کھانا ملنا چاہیے۔ یہ ہر ایک بچے کا حق ہے۔

ٹِرنگ... ٹِرنگ... ٹرنگ ! دروازے پر گھنٹی بجی۔ مَن پریت نے دروازہ کھولا تو دِویہ اور سوستِک تھے۔ ''سُرجیت دیکھنا ذرا کون آیا ہے۔'' اُس نے سخت لہجے میں کہا۔ سُرجیت دوڑتی ہوئی آئی۔ جب اُس نے اپنے دوستوں کو دیکھا، خوشی سے اُس نے انہیں اپنی بانہوں میں بھر لیا اور بولی ''تم ہوسٹیل سے کب آئے ؟ سوستِک نے کہا، ''ابھی کل ہی۔ تمہارے والدین کہاں ہیں ؟ ہم ان سے ملنا چاہتے ہیں۔''

سُرجیت نے کہا، ''وہ گُردوارے گئے ہیں، ہم بھی وہیں جانے والے ہیں۔'' دِویہ نے کہا، ''بہت اچھا ہم بھی تیرے ساتھ آتے ہیں۔''

سُرجیت نے پوچھا، ''تم چھٹّیوں میں ہی گھر آتے ہو؟ تمہیں ہاسٹیل میں رہنا اچھا لگتا ہے؟ تم اپنے خاندان کے لوگوں کو بہت یاد کرتے ہوں گے !''

دِویا نے کہا، ''ہم اُنہیں بہت یاد کرتے ہیں مگر ہاسٹیل کی زندگی میں بڑا لطف آتا ہے۔ کئی بار ہمیں کھانا اچھا نہیں لگتا مگر پھر بھی ہم سب بچّے ساتھ میں بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں اور بڑا لطف اُٹھاتے ہیں۔''

سوستِک نے ہنستے ہنستے کہا، ''تمہیں پتہ ہے جب ہاسٹیل میں کسی کے گھر سے بنا ہوا کھانا آتا ہے تو ہم سب اُس کے کمرے کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور کچھ ہی دیر میں کھانا چٹ کر جاتے ہیں۔

- کیا تم نے کبھی ہاسٹیل میں رہ کر پڑھائی کی ہے؟ اگر نہیں تو جو ہاسٹیل میں رہ کر پڑھے ہوں ایسے کسی کے ساتھ بات کرنے کی کوشش کرو اور معلوم کرو:
  - ہاسٹیل دیگر اسکولوں سے کس طرح جُدا ہوتی ہے؟
  - وہاں اُنہیں کھانا کیسا ملتا ہے؟
  - ہاسٹیل میں بچّے کہاں بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں؟
  - ہاسٹیل میں بچوں کے لیے کھانا کون پکاتا ہے؟ کھانا کون کھلاتا ہے؟
  - برتن کون صاف کرتا ہے؟
  - بچّے کبھی گھر کا کھانا یاد کرتے ہیں؟
  - کیا اُنہیں ہاسٹیل جانا پسند ہے؟ کیوں؟

گردوارے میں

بچوں نے گردوارے جاتے ہوئے راستے میں خوب باتیں کی۔ وہاں پہنچنے کے بعد انہوں نے اپنا سر ڈھک لیا۔

وہ گردوارے کے باورچی خانے کی طرف گئے، وہاں بہت ساری سرگرمیاں ہورہی تھیں۔ کھانا بہت بڑے برتنوں میں بنایا جارہا تھا۔ ایک طرف چنے اور ارہر کی دال اُبالی جارہی تھی، دوسرے برتن میں پھوُل گوبھی اور آلو کی سبزی بن رہی تھی۔

سوستِک نے کہا، ''وہاں تمہارے والد ہیں۔ سُرجیت چلو چلتے ہیں اور اُن سے ملتے ہیں۔

''تم یہاں کیا کررہے ہو؟'' من جیت سنگھ بچوں کو دیکھ کر خوش ہوگئے۔

سوستِک نے پوچھا، ''چچا جان کیا ہم بھی آپ کو کھانا بنانے میں مدد کریں؟ آپ کیا تیار کررہے ہو؟''

منجیت سنگھ نے کہا کڑھا پرساد (شیرے جیسا) بنا رہا ہوں، اس بڑی کڑاہی میں گھی میں گیہوں کا آٹا سینکنے میں کافی وقت لگتا ہے۔''

دِویا نے پوچھا، ''یہ ایک قسم کا حلوا ہے، صحیح ہے نا؟ آپ اس میں شکر کب ملاؤ گے؟''

اسی وقت انہوں نے منپریت کی امّی کو دیکھا اور سب ان کی طرف دوڑ پڑے۔ دِویا نے پوچھا، ''چچی جان آپ کیا کررہے ہو؟'' ''بیٹا ہم توے پر سینکنے کے لیے روٹی بیل رہے ہیں۔'' ایک دفعہ میں کتنی ساری روٹیاں تیار ہوتی ہیں! یہ دیکھ کر دِویا کو بڑا تعجب ہوا۔ یہ دیکھ کر اس نے کہا ''میں آپ کی مدد کرسکتی ہوں؟ چاچی نے کہا، ہاں ضرور، آؤ اور کوشش کرو، یہاں سب مدد کرسکتے ہیں مگر پہلے اپنے ہاتھ دھوکر آؤ۔''

دِویا نے ہاتھ دھوئے اور توے کے قریب والے گروپ میں شامل ہوگئی۔ توا بہت گرم تھا۔ روٹی توے سے اُتر رہی تھی، اُس پر گھی لگانا اُس نے شروع کیا۔

سوستِک تعجب سے بول اٹھا، ''اتنا سب کھانا بنانے کے لیے سب چیزیں کون لاتا ہے ؟'' ایک عورت نے جواب دیا ''یہاں ہر آدمی ایک یا دوسری طرح تعاون کرتا ہے۔ کوئی چیزوں کا انتظام کرتا ہے تو کچھ لوگ مالی امداد کرتے ہیں تو کوئی یہاں آ کر کام کرتا ہے۔

من پریت نے کہا، ''یہ بتاؤ سوستِک تمہیں کیسا لگا ؟''

سوستِک نے کہا ''ہاں ہر ایک کے ساتھ کام کرنے میں بڑا لطف آیا''۔ روٹی، چاول، دال اور سبزی یہ سب اتنی جلدی بن جاتا ہے، ایسا کہیں اور مشکل سے ہی نظر آتا ہے۔

ارداس (حمد) کے بعد کڑھاہ پرشاد دیا گیا۔ کچھ لڑکوں نے دالان میں ہی دسترخوان بچھا دیا تھا اور سب لوگ لنگر کے لیے قطار میں بیٹھ گئے۔ کچھ لوگ کھانا دیتے تھے اور کچھ لوگ پانی پلا رہے تھے۔ ہر ایک نے ساتھ مل کر کھانا کھایا۔

کھانا کھانے کے بعد ہر ایک نے اپنی تھالی لے لی اور اُسے ایک ڈرم میں رکھ دی۔ جو لوگ کھانا کھلا رہے تھے وہ سب سے آخر میں کھانا کھانے بیٹھے، انہوں نے اُس جگہ کو صاف کیا اور برتن بھی صاف کیے۔

سوستِک ''تم نے پہلے کبھی ایسا انتظام دیکھا ہے؟'' من پریت نے پوچھا۔

اس کے متعلق بات کرو:

- گردوارے میں ’’مل کر کھانا پکانا اور سب کا ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا‘‘ اُسے لنگر کہا جاتا ہے۔تم نے کبھی لنگر میں کھانا کھایا ہے؟ کہاں؟ اور کب؟
- وہاں کتنے لوگ پکاتے تھے اور کھانا کتنے لوگ کھلاتے تھے؟
- کوئی دیگر مواقع ایسے ہیں جب تم نے دوسرے لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا ہو؟ کب اور کہاں؟ وہاں کھانا کس نے بنایا تھا اور کھانا کس نے کھلایا تھا؟

گردوارا میں لنگر کے الگ الگ منظر

استاد کے لیے: گجرات کی زیارت گاہوں میں چلائے جانے والے اَنّ شیتر اور وہاں کے انتظام کے متعلق معلومات فراہم کیجیے اور وہاں کے فوٹوگراف یا ویڈیو اکٹھا کرکے طلبہ کو بتایئے نیز شادی یا دیگر سماجی اجتماع کے موقع پر منعقدہ طعام کے پروگرام کی بابت کلاس روم میں بحث کیجیے۔

باب ۲۱

دُنیا میرے گھر میں

کھینچا تانی

روز کی طرح آج بھی ممتا کے گھر میں جھگڑا شروع ہوا کہ ٹی وی پر کونسا پروگرام دیکھا جائے ؟ ممتا کے بھائی کو کرکِٹ کی میچ دیکھنا ہے جب کہ ننھی منّی سجیل کو اپنی پسند کے گیت۔ یوں تو امّی اور چاچی دونوں خاص سہیلیاں ہیں مگر دونوں کی پسند الگ الگ ہے۔ امّی کو خبریں سُننا پسند ہے تو چاچی کو سیریل۔ ممتا کو کارٹون دیکھنا ہے، ابّو کو فٹ بال میچ۔ ابو کا کہنا ہے کہ ٹی وی انہیں شام کو ہی دیکھنے ملتا ہے۔ آخر میں سب کو فٹ بال میچ ہی دیکھنی پڑی۔

چلو بات کریں :

- کیا تمھارے گھر میں بھی پنکھے، ٹی.وی، اخبار، کرسی یا دوسری چیزوں کے لیے جھگڑا ہوتا ہے ؟
- تمھارے گھر میں ایسے جھگڑے کون نپٹاتا ہے ؟
- تمھارے گھر کے کسی دلچسپ واقعے کے متعلق بات کرو، جب کسی چیز کے لیے جھگڑے ہوئے ہوں۔
- تم نے لوگوں کو کسی دوسری جگہ جھگڑا کرتے ہوئے دیکھا ہے ؟

فرق کیوں ؟

شام کے ۷:۰۰ بجے ہیں۔ پرتھا اپنی سہیلی کے گھر سے دوڑتے دوڑتے اپنے گھر جارہی ہے، اس کے بھائی سندیپ اور سنجئے اپنے دوستوں کے ساتھ گلی میں کھیلنے میں مصروف ہیں۔ انہیں گھر جانے کی کوئی جلدی نہیں ہے۔ اگر وہ گھر دیر سے بھی جائیں تو کوئی ان سے جھگڑا نہیں کرے گا۔

پرتھا کو ایسا لگتا ہے کہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اُس کے لیے الگ قانون اور اس کے بھائیوں کے لیے الگ قانون۔ ایسا کیوں ؟ مگر وہ کیا کرسکتی ہے ؟

چلو، بات کریں :

- اس سلسلے میں تمھارے گھر یا تمھارے دوستوں کے گھر میں ایسا کچھ ہوتا ہے ؟ تم اس کے متعلق کیا سوچتے ہو؟
- کیا تم ایسا سوچتے ہو کہ لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے، مردوں اور عورتوں کے لیے الگ الگ قانون ہونے چاہیے ؟

- اگر لڑکوں کو لڑکیوں کے اور لڑکیوں کو لڑکوں کے چلے آرہے روایتی طریقوں کی پابندی کرنی پڑی تو کیا ہوگا؟ سوچو۔

مینا کاکی

ایک دِن مینا کاکی پنٹو، پنکی اور ان کے دوستوں کو دریا کنارے لے گئے۔ وہ لوگ ریت اور پانی میں کھیلے، چکڈول (ہنڈولا) میں بیٹھے اور اس کے بعد انہوں نے بھیل پوری کھائی اور غبارے خریدے، پھر ہر ایک نے برف کا گولا، قلفی کا لطف اٹھایا۔ قلفی بیچنے والے نے پیسے لینے میں غلطی کی، اُس نے سات قُلفی کے بدلے پانچ قلفی کے ہی پیسے گنے۔ بچوں نے سوچا چلو اپنے پیسے بچے مگر مینا کاکی نے قلفی بیچنے والے کو سات قلفی کے ہی پیسے ادا کیے۔

مینا کاکی نے اُس دِن جو کیا اُسے بچے ہمیشہ یاد رکھیں گے۔

- اپنے قیاس سے اس کہانی کے انجام کو بدل کر کہانی کو اپنی نوٹ بُک میں لکھو۔

- تمہاری فیملی (خاندان) میں مینا کاکی جیسا کوئی ہے؟ کون؟
- اگر مینا کاکی نے قلفی بیچنے والے کو کم پیسے ادا کیے ہوتے تو بچوں نے کیا سوچا ہوتا؟ اس سلسلے میں تمہارا کیا خیال ہے؟

میں کیا کروں؟

اکشے اپنی دادی کو بہت چاہتا ہے۔ اُس کی دادی بھی اُس سے بے حد پیار کرتی ہے۔ وہ صفائی پر کافی زور دیتی ہیں۔ انل اکشے کا دوست ہے، اُس کی دادی کو بھی انل بہت پسند ہے۔ مگر وہ بار بار ایک بات کہتی ہے کہ انل کے گھر پر جائیں تب وہ کسی طرح کی کوئی چیز نہ کھائیں نہ پیئیں کیونکہ اُس کے گھر پر آئے دِن کوئی نہ کوئی بیمار رہتا ہے۔

ایک دِن انل کے گھر کے سامنے والے میدان پر میچ تھی، اُس دن کافی گرمی تھی اور ہر ایک شخص میچ کے بعد کافی تھک چکا تھا اور انہیں پیاس بھی لگی ہوگی۔ انل نے سب لوگوں کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی، انل کی امّی نے سب لوگوں کو پانی پلایا۔ جب انل نے اکشے کو پانی دیا تو اکشے کو اچانک اپنی دادی کی تمبیہ یاد آگئی۔ اکشے انل کے سامنے دیکھ رہا تھا، اُسے کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ وہ کیا کرے؟

اس کے متعلق بات کرو

- تمھیں کیا لگتا ہے کہ اکشئے کیا کرے گا ؟
- اکشئے کیوں پریشان ہے ؟
- اکشئے کی دادی نے اُسے انل کے گھر کا پانی بھی نہ پینے کی تمبیہ کیوں کی تھی ؟
- تم اکشئے کی دادی کے ساتھ اتفاق رکھتے ہو؟
- تمھارے خیال میں اکشئے کو کیا کرنا چاہیے؟

کون طے کرے گا ؟

کرشن ایک اونچے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ خاندان میں کھیتی اور روپے پیسے کے تمام معاملات اُس کے بڑے چچا سنبھالتے ہیں۔ خاندان کے چھوٹے بڑے فیصلے بھی وہی کرتے ہیں۔

ابھی تک تو کرشن کھیت میں ہی کام کرتا مگر اب اسے کچھ الگ کام کرنا ہے۔ اُس کو بینک سے قرض لے کر اناج پیسنے کی چکّی خریدنی ہے۔ ان کے گاؤں میں چکّی نہیں ہے۔ کرشن کو اپنے آپ پر بھروسہ ہے کہ اس نئے کام سے اُس کے خاندان کو فائدہ ہوگا۔ اپنے ابّو کو تو اس نے منا لیا مگر اُس کے بڑے چچا نے اُس کی بات پر توجہ نہیں دی۔

استاد کے لیے : اِن مثالوں سے ہماری روزمرّہ کی زندگی میں پیش آنے والی صورتحال کا عکس نظر آتا ہے۔ یہ بار بار ہماری زندگی پر اثر کرتا ہے۔ بچوں کو اس کے متعلق سوچنے کے لیے کہیے اور کلاس روم میں بحث منعقد کیجیے۔

اس کے متعلق بات کرو :

- تم اگر کرشن کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے ؟
- تمہارے ساتھ کبھی ایسا کوئی واقعہ پیش آیا ہے ؟ تم کچھ کرنا چاہتے ہو اور تمہارے خاندان کے کوئی بزرگ تمھیں اُس کام کو کرنے کی اجازت نہ دیتے ہوں ؟
- تمہارے گھر میں اہم فیصلے کون کرتا ہے ؟
- تمہارے خاندان میں ایک ہی شخص سب کے لیے فیصلے کرتا ہو تو تم کو کیسا محسوس ہوگا ؟

مجھے یہ پسند نہیں ہے !

مینا اور رِتو لنگڑی کھیل کر گھر کی طرف جارہے تھے۔ مینا نے رِتو کا ہاتھ کھینچتے ہوئے کہا، ''آؤ میرے گھر آؤ'' تیرے چاچا گھر پر ہیں ؟ اگر وہ ہوں گے تو میں نہیں آؤں گی۔'' رِتو نے جواب دیا۔

''مگر تو یہ کیا کہہ رہی ہے ؟ چاچا تجھے پسند کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ تیری دوست رِتو کو گھر پر لیکر آنا، میں تم دونوں کو بہت ساری چاکلیٹ دوں گا۔''

رِتو نے اُس کا ہاتھ مینا سے چھڑاتے ہوئے کہا، ''مجھے تیرے چاچا سے ڈر لگتا ہے۔ وہ میرا ہاتھ پکڑتے ہیں، مجھے اچھا نہیں لگتا۔ اتنا کہہ کر رِتو اپنے گھر چلی گئی۔

استاد کے لیے : رِتو کو جو تجربہ ہوا ایسا تجربہ دوسرے بچوں کو بھی ہوا ہوگا۔ اگر بچّے جماعت میں اس سلسلے میں بات کریں تو دوسرے بچوں کا اعتماد بڑھانے میں اور سہارے کا احساس کروانے میں معاون ثابت ہوگا۔ کسی بات پر ایسا لگتا ہو تو چند بچوں کو انفرادی طور پر بلا کر بات کر سکتے ہو۔ اسکول میں اگر صلاح کار ہوں تو ان کی مدد بھی لی جاسکتی ہے۔

اس کے متعلق بات کرو:

- تمہیں کسی کا چھونا پسند نہ ہو ایسا کبھی ہوا ہے؟ کس کا چھونا تمہیں پسند نہیں ہے؟
- اگر تم رِتو کی جگہ ہوتو، کیا کروگے؟
- جب کبھی ایسا واقعہ پیش آئے تو کیا کیا جاسکتا ہے؟ بحث کرو۔
- ہر ایک کا چھونا یکساں نہیں ہوتا۔ رِتو کا مینا کے چاچا ہاتھ پکڑیں تو اسے اچھا نہیں لگتا لیکن اُس کی ماں اُس کا ہاتھ پکڑے تو اچھا لگتا ہے۔تم سوچو ایسا فرق کیوں ہے؟

استاد کے لیے: جب بچّے خاندان کے افراد کی نشہ آور مادّوں کا استعمال کرنے کے متعلق بات چیت کرتے ہوں تو اِن باتوں کو کافی سنجیدگی اور حِسّی طور پر تسلیم کیا جانا چاہیے۔ نشہ آور مادّوں کے مُضر اثرات کی بحث کلاس روم میں کی جاسکتی ہے۔ اس قسم کے نکات کی بحث تربیتی پروگراموں میں کی جاسکتی ہے۔

ایسے خاندان کے بچّے (نشہ آور مادّوں کا استعمال کرنے والے) بھی اس قسم کی عادتوں میں ملوث ہوسکتے ہیں۔ ان لوگوں کو بچانا ہوتو بروقت ردّ عمل کرنا ہوگا۔ مدرس کی ہدایت سے بچوں میں اس موضوع پر چارٹ اور پوسٹر تیار کروائے جاسکتے ہیں اور جماعت میں بحث بھی کی جاسکتی ہے۔

باب ۲۲
پٹولے

پاٹن شہر کے سالوی واڑا کی رہنے والی موکشا اور نرمل کا گھر رنگ برنگی ریشم کی آنٹیوں سے بھرا رہتا ہے۔ ان کی والدہ کوکیلا بہن اور والد اَشوک بھائی نیز بسے ہوئے خاندان کے افراد دستی کرگھے پر ہاتھ سے بُنائی کرتے ہیں۔ ان کی یہ ہاتھ بُنائی بہت ہی خوبصورت اور مخصوص قسم کی ہوتی ہے۔

سالوی واڑا میں صدیوں سے سالوی خاندان کے لوگ آباد ہیں۔ ان کا خصوصی قسم کا ہاتھ بُنائی کا کام 'پٹولے' کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ فی الوقت اس مقام پر بھارت اور دنیا بھر سے جو سیاح آتے ہیں وہ لوگ اس ہاتھ بُنائی سے واقف ہوں اس مقصد سے ایک پٹولا ہاؤس تعمیر کیا گیا ہے۔ پاٹن میں واقع رانی کی باولی (واو) میں سنگ تراشی میں بھی پٹولوں کی ڈیزائن اُس زمانے کے سنگ تراشوں نے اپنے فن میں تراشی تھی۔ گجرات کے شاعروں نے بھی لوک گیتوں میں پٹولوں کے اس فن کو جی بھر کر بیان کیا ہے۔ مثلاً،

'چھیلا جی رے..... میرے لیے مہنگے پٹولے لے کر آنا....'

یہ فن موکشا اور نرمل کے والدین نے اپنے بزرگوں سے سیکھا تھا۔ اب موکشا اور نرمل بھی اسکول سے آنے کے بعد ان کے والدین کی مدد کرتے ہیں اور اس فن کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

استاد کے لیے : بچوں کو اس بات سے واقف کیا جائے کہ روایتی فنون کا علم گھر پر ہی حاصل کیا جاتا ہے۔ پٹولوں کی طرح دیگر ہاتھ بُنائی بھی سیکھی جاسکتی ہے۔ آپ دوسرے پیشے، مثلاً جاجم کی بُنائی، کھلونے بنانا، عطر بنانا وغیرہ کے متعلق بحث کیجیے۔

پاٹن کے پٹولے بنانے کا طریقہ

دھاگے سے کپڑے تک

پٹولے کی بُنائی کام کے لیے استعمال کیا جانے والا ریشم کا تار ملباری سِلک (کوشیٹو سِلک) سے بنایا جاتا ہے۔ والد صاحب ان ریشم کے تاروں کو باہر سے منگواتے ہیں۔ ریشم کے تاروں کو کھول کر تانے (کھڑے تار) بانے (آڑے تار) بنائے جاتے ہیں۔ اُس کے اوپر ڈیزائن بنائی جاتی ہے۔ ڈیزائن والے تاروں کا مناسب ناپ لیا جاتا ہے اور دھاگے باندھے جاتے ہیں جسے باندھنی کام کہا جاتا ہے۔ جس حصّے میں رنگ کرنا ہوتا ہے اُس حصّے کے دھاگوں کو چُھڑا کر ناپ کے مطابق رنگ کرکے دوبارہ باندھ دیا جاتا ہے۔ اس کام میں کافی محنت اور وقت درکار ہوتا ہے۔ تانے اور بانے کے تار پر ڈیزائن اور رنگ کرنے کے بعد اُس کی بُنائی کے لیے دستی کرگھے پر چڑھایا جاتا ہے اور بُنائی کی جاتی ہے۔ اس طرح چار سے چھ مہینے کی سخت محنت کے بعد خوبصورت اور رنگ برنگی پٹولا تیار ہوتا ہے۔

تانے اور بانے پکے رنگوں سے رنگے جاتے ہیں اس لیے پٹولے سے دھؤل جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پٹولے کا ٹِکاؤ پن اور رنگوں کی چمک سالہا سال تازہ رہتے ہیں اسی لیے گجرات میں یہ کہاوت مشہور ہے،

''پڑے پٹولے میں نقش ونگار، پھٹ جائیں مگر کبھی مٹتے نہیں''

دستکاری خطرے میں

پٹولے تیار کرنے میں بُنائی، ڈیزائن اور رنگ کام کی مہارت اور بڑے احتیاط اور صبر وتحمل کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس میں کئی دِن کی محنت درکار ہوتی ہے۔ ملباری سِلک کے تار اور رنگ کافی مہنگے ہونے کی وجہ سے پٹولے کافی اونچی قیمت میں فروخت ہوتے ہیں۔ قدیم زمانے سے چلی آرہی اس دستکاری کے ساتھ منسلک ۷۰۰ خاندانوں میں آج کل صرف تین ہی خاندان پٹولے کی اس نایاب دستکاری کو زندہ رکھنے کے لیے کوشاں ہیں، دیگر سب نے اس صنعت کو ترک کردیا ہے۔

پاٹن کے پٹولے کی یہ دستکاری صرف پاٹن کی ہی نہیں بلکہ گجرات اور بھارت کی شان ہے، ملک کے لیے باعثِ فخر ہے۔

قدیم وِراثت اور ہندوستانی تہذیب کی پہچان کہلانے والی پٹولوں کی اس نایاب اور انمول دستکاری کو ختم ہونے سے بچانے کے لیے پٹولوں کی اونچی قیمت چکا کر بھی اس زوال پذیر دستکاری کے دستکاروں کی مدد کرنی چاہیے۔ اگر ایسا نہیں ہوا تو یہ بیش بہا فن ہمیشہ ہمیشہ کے لیے برباد ہوجائے گا۔

بحث کرو :

موکشا اور نرمل یہ خوبصورت فن ان کے بچوں کو سکھا سکیں گے ؟

تمہاری نوٹ بک میں لکھو :

- تم نے کسی کو دستی کرگھے پر کچھ بُنتے ہوئے دیکھا ہے ؟ وہ کیا بُن رہے تھے اور کہاں ؟
- ساڑی کے دھاگے رنگے ہوئے ہوتے ہیں۔ کیا تم دوسری کوئی ایسی چیز جانتے ہو کہ جس کو رنگ کیا جا سکے ؟
- کیا تم کوئی ایسا کام جانتے ہو جس کام کو بہت سے لوگ ایک ہی جگہ پر کرتے ہوں ؟ وہ لوگ کون سی چیزیں بناتے ہیں ؟
- اس چیز کو بنانے کا طریقہ معلوم کرو۔
- یہ چیز بنانے کے لیے عورتیں اور مرد الگ الگ قسم کے کام کرتے ہیں ؟
- کیا اس کام کو کرنے میں بچے بھی مدد کرتے ہیں ؟

معلوم کرو اور لکھو :

- لوہار، بڑھئی اور کمہار کے ساتھ ان کے کام کی قسم کے متعلق بات کرو۔

- اُن لوگوں نے یہ کام کہاں سیکھا ہے ؟

استاد کے لیے : کئی سارے روایتی پیشوں میں مختلف قسم کے آلات اور مہارت کا استعمال کیا جاتا ہے۔ پورے خاندان کے تمام اراکین ایک ہی چیز بنائیں اور ہر ایک الگ الگ ذمہ داریاں اور فرائض انجام دے اس بات پر زور دیا جاتا ہے۔

- انہیں کام کرنے کے لیے کیا سیکھنا پڑتا ہے؟

- انہوں نے یہ کام خاندان میں یا دیگر کسی فرد کو سکھایا ہے؟

- مندرجہ ذیل جدول میں لوگوں کے ذریعے کیے جانے والے الگ الگ کاموں کی فہرست دی گئی ہے۔ ایسے کام کرنے والے لوگوں کو کیا تم جانتے ہو؟ ان کے نام پہلے کالم میں لکھو۔ دوسرے کالم میں وہ لوگ یہ کام کس سے سیکھے ہیں؟ وہ بھی لکھو۔

کام کی قسم	جو لوگ یہ کام کرتے ہوں ایسے لوگوں کے نام	اُن لوگوں نے یہ کام کس سے سیکھا؟
کپڑے کی بُنائی	موکشا اور نرمل کے والدین	ان کے بزرگوں سے
کھانا بنانا		
سائیکل کی مرمت		
بس چلانا		
سِلائی اور کڑھائی		
گانا گانا		
جوتے بنانا		
پتنگ بنانا		
کھیتی کام		
بال بنانا		

استاد کے لیے : بھارت میں پاٹن کے پٹولوں کی طرح کئی علاقے خصوصی قسم کی چیزیں بنانے کے لیے مشہور ہیں۔ یہ چیزیں جہاں بنائی جاتی ہیں اس جگہ کے نام سے مشہور ہوجاتی ہیں۔ مثلاً، کُلُو کی شال، مدھوبنی تصاویر، آسام سِلک، کشمیر کی کڑھائی، کچّھی کڑھائی، جیت پور کی باندھنی، تھان گڑھ کا مٹّی کام وغیرہ۔ کیا تم دیگر مزید مثالیں پیش کرسکتے ہو؟ اُس کی حمایت میں بحث کرو۔

باب ۲۳
دیس-پردیس

آج صبح سے ہی جیل کے گھر گہما گہمی ہے۔ اروِند کا کا اور ان کا خاندان پانچ سال کے بعد اپنے گھر لوٹ رہے ہیں۔ پانچ سال پہلے اروِند کا کا کو اَبودھابی میں نوکری ملی تھی۔ تب ہی سے وہ لوگ وہاں قیام کرتے تھے۔ جیل اور اس کے والدین انہیں لینے کے لیے ایئرپورٹ (ہوائی اڈّے) پر گئے تھے۔

ہوائی جہاز جب زمین پر اترتا ہے اُس کے بعد اُس کے مسافروں کو اپنا اپنا سامان لینے کے لیے کچھ دیر ٹھہرنا پڑتا ہے۔ آخرکار اروِند کا کا، نیتا کا کی اور ان کے بچّے باہر کی طرف آتے ہوئے نظر آئے۔ ''ہینسی اور پَل کتنے بڑے ہوگئے ہیں!'' ابّو نے کہا۔ سارا سامان گاڑی میں رکھ کر اور سب جیل کے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔

جیل نے کہا، ''ہینسی، تو لمبے سفر سے تھک گئی ہوگی، پاپا کہتے تھے کہ ابودھابی بھارت سے کافی دور ہے۔''

استاد کے لیے : بچوں کو کرۂ زمین یا دُنیا کے نقشے میں مختلف مقامات بتائے جائیں، ان کی آب وہوا، نباتات، رائج سکّے وغیرہ پر بحث کیجیے۔

ہینسی نے کہا، ''ارے نا، ہم تو بالکل نہیں تھکے۔ ابودھابی جو کہ بھارت سے دور ہے مگر ہوائی جہاز میں آنے میں صرف دو گھنٹے ہی لگتے ہیں۔ ہوائی جہاز کافی تیز رفتار سے اُڑتا ہے۔''

جیل ابھی تعجب میں ڈوبی ہوئی تھی کیوں کہ جب وہ اسکول کی طرف سے دہلی کے سفر کے لیے گئی تھی تب ٹرین میں بیس گھنٹے کا وقت لگا تھا مگر نقشے میں جوناگڑھ اور دہلی بہت ہی قریب لگتے ہیں۔ جیل، ہینسی اور پَل نے ہوائی اڈّے سے گھر تک کافی بات چیت کی۔ جیل کو سفر میں کتنا مزہ آیا تھا اس بات کو یاد کر رہی تھی۔ اس کی خواہش تھی کہ ہینسی بھی اپنے ابودھابی کے سفر کے متعلق باتیں کریں۔

ریت ہی ریت !!

جیل نے پوچھا، ''تم نے ہوائی جہاز سے کئی دلچسپ چیزیں دیکھی ہوں گی، ٹھیک ہے نا ؟''

ہینسی نے کہا، ''زیادہ تر ہم نے بادل ہی دیکھے اس کی وجہ یہ تھی کہ ہوائی جہاز کافی اونچائی پر تھا، بادلوں سے بھی اونچا۔'' وہ بہت اونچائی پر جائے اُس سے پہلے ہم نے دیکھا کہ وہ ریتیلے علاقوں پر اُڑ رہا تھا۔ وہاں ریت ہی ریت تھی۔ ہاں مگر ریت کے رنگ بدلتے رہتے تھے۔ سفید، کتّھئی، پیلا، لال، کالا۔

ہم نے ریت کے پہاڑوں کو بھی دیکھا۔ پَل نے کہا، ''یہ ریت کے ٹیلے کہلاتے ہیں۔ جیل نے کہا، ''ریت کو میں نے صرف دریا کنارے ہی دیکھی ہے۔'' اروند بھائی نے کہا، تو پھر تجھے ہمارے یہاں آنا چاہیے۔''

ابودھابی کے اطراف کے ممالک ریگستان میں واقع ہیں۔ شہر سے کچھ دور کے علاقے دیکھیں تو مائیلو تک ریت ہی ریت نظر آتی ہے۔ نہ کوئی درخت نہ کوئی سبزہ صرف ریت ہی ریت۔ نیتا کاکی نے کہا، ''میں گجرات میں اپنے گھر کے اطراف کے سبز علاقوں اور ٹھنڈک کے خواب دیکھا کرتی تھی۔ یہ سب میں نے کافی وقت کے بعد دیکھا تو میں واقعی بڑی خوش ہوئی ہوں۔''

بارش کسے کہتے ہیں؟ یہ بات ہینسی اور پَل تو بھول چکے ہیں۔ آپ جانتے ہو کہ ریگستان میں بارش نہیں ہوتی۔ وہاں پانی کی بہت قیمت ہے۔ نا بارش نا ندیاں نا تالاب نا گڑھے زمین کی تہ میں بھی پانی نہیں ہوتا۔ پَل نے بات کو بڑھاتے ہوئے کہا، ''ریت میں زیادہ مقدار میں تیل ہوتا ہے، اس وجہ سے اِن ممالک میں پیٹرول آسانی سے دستیاب ہوتا ہے۔ اروِند کاکا نے کہا، ''واقعی پیٹرول پانی سے سستا ہے۔''

باتیں کرتے کرتے سب لوگ جیل کے گھر پر پہنچے، ہینسی اور پَل راستے میں کئی پھولوں کے درخت دیکھتے رہے۔ ''کیلے، ناریل، کٹھل (فنسی) پپیّا، سُپاری۔ کتنے قسم کے پھل!'' پَل نے کہا۔ ''ہم نے وہاں صرف ایک ہی قسم کا درخت دیکھا ہے، کھجور۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک ہی پھل ہے جو ریگستان میں اُگتا ہے۔''

کتنے خوبصورت تحفے، سوغاتیں اور فوٹوگرافس !

سب کو ملنے کے بعد نیتا کا کی نے ان کی بیگ کو کھولا، وہ سب کے لیے تحفے لائے ہوئے تھے۔ ذائقہ دار میٹھی میٹھی کھجوریں، لیکن پَل نے جیل کو کچھ نوٹیں اور سکّے بتائے۔ ہینسی نے سمجھایا کہ وہ ابودھابی میں جن پیسوں کا استعمال کرتے ہیں اُسے دِرہم کہتے ہیں۔ اس پر وہاں کی عربی زبان میں کچھ لکھا ہوا ہے۔ وہ جہاں رہتے ہیں وہاں کے کچھ فوٹوگرافس بھی دکھائے۔

اروِند کا کا نے جیل کو کرّۂ زمین (زمین کا گولا) دِیا۔ انہوں نے کہا، ''جیل، تو اس گولے پر تلاش کرکہ ابودھابی کہاں پر واقع ہے؟ اور گجرات کہاں ہے؟ بچّوں نے گولے کے ساتھ کافی مزہ کیا۔ اُس پر درج کردہ الگ الگ مقامات دیکھے۔ جیل نے دہلی اور جوناگڑھ بھی تلاش کیے۔

شام کو سب دالان میں بیٹھے ہوا کا لطف اٹھاتے ہوئے فوٹوگرافس بھی دیکھے۔ انہوں نے دیکھا کہ ابودھابی میں مکانات کافی اونچے اونچے اور کانچ کی باریوں والے تھے۔ جیل نے کہا، ''ان کانچ کے دریچوں (باریوں) سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آتی ہوگی۔'' اروِند کا کا نے کہا، تپش کے لیے باریوں کو ہم کھول نہیں سکتے۔ عموماً گھروں میں اے۔سی۔ ہوتے ہیں۔ شدید گرمی ہونے کی وجہ سے وہاں لوگ ہلکے سوتی

کپڑے پہنتے ہیں اور اپنی ذات کو کپڑوں سے ڈھانک رکھتے ہیں۔ ان کا سر بھی ڈھنکا ہوا ہوتا ہے۔ ایسا کرنے سے سورج کی سخت گرمی سے بچاؤ بھی ہوتا ہے۔

جمیل نے چچازاد بھائی - بہنوں کے ساتھ فوٹوگرافس دیکھنے میں اور غیر ملکوں کی باتیں اور معلومات حاصل کرنے میں کافی لطف اٹھایا۔ وہ اپنے شہر اور ابودھابی کے متعلق جو کچھ انہوں نے کہا اُس کا موازنہ کرتی رہی۔ اس نے اپنی جماعت کے لیے ایک احوال تیار کرنے کا طے کیا۔

بحث کرو اور لکھو :

- تم جہاں رہتے ہو اس مقام کے ساتھ ابودھابی کا موازنہ کرتے ہوئے ایک احوال تم بھی بناؤ۔ ذیل کے نکات کا احوال لکھنے میں استعمال کریں۔ اُس کی تصاویر بنا سکتے ہو یا فوٹوگرافس شامل کر سکتے ہو۔
  - آب وہوا اور درجۂ حرارت
  - لوگوں کے لباس
  - درخت اور پودے
  - مختلف قسم کے مکانات
  - راستے پر آمدورفت (سواریوں کی قسمیں)
  - عموماً کھانے کی چیزیں
  - زبان
- ریگستان میں درخت کیوں کم ہوتے ہیں ؟

- کیا تمہارے کوئی رشتہ دار بیرون ملک میں رہتے ہیں ؟ اگر ہاں تو کہاں ؟

- وہ لوگ وہاں کتنے عرصے تک رہے؟ وہ وہاں تعلیم حاصل کرنے گئے تھے یا کام کرنے گئے تھے؟ یا کوئی دوسری وجہ تھی؟

یہ سب رائج نوٹیں دیکھو:

ہر ایک نوٹ کی تصویر کے سامنے دیے گئے باکس میں اُس کی قیمت (قدر) لکھیے۔

- یہ رائج سکّے (کرنسی) کس ملک کے ہیں؟

- تم نوٹوں پر کس کی تصویر دیکھتے ہو؟

- دس روپے کی نوٹ حاصل کرو اور غور سے معائنہ کرو کہ تم نوٹ پر کتنی زبانیں دیکھ سکتے ہو؟

- نوٹ پر درج کردہ بینک کا نام لکھو۔

سکّوں کا مشاہدہ کرو، آگے-پیچھے دونوں بازو کے مطابق انہیں جوڑو:

- کون سا سکّہ جوڑ کے بنا باقی رہ گیا؟

- اِن سکّوں میں سے تم کتنے سکّوں کی شناخت کر سکتے ہو؟

- سِکّوں پر قیمت کے علاوہ اور کیا لکھا ہوا ہے؟

- اِن نوٹون کو دیکھو، کیا یہ سب بھارت کی نوٹیں ہیں ؟ جو نوٹیں بھارت کی نہیں ہیں اُن پر دائرہ بناؤ۔ یہ نوٹیں کس ملک کی ہیں یہ معلوم کرو۔

استاد کے لیے : رائج نوٹوں/سکّوں پر چھپے ہوئے نمبرات کی وجہ سے نوٹیں/سکّے دوہری نہیں ہوتیں (ڈبل نہیں ہوتیں) اس سلسلے میں جماعت میں بحث کرو۔

باب ۲۴
مزے دار معمّے

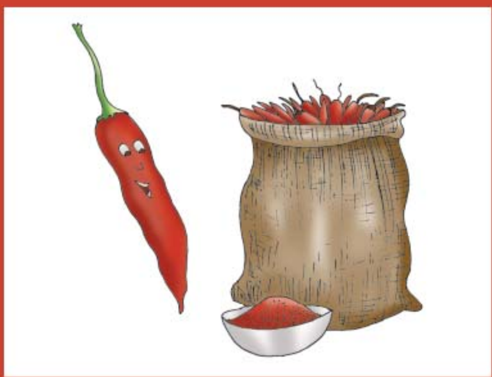

تازہ ہوں تو ہرا، سوکھ جاؤں تو لال؛
کورا-کچا چکّھے اس کا ہوگا بدتر حال
تیکھا تیکھا ذائقہ میرا غذا میں ڈالا جاؤں؛
زیادہ مجھ کو جو بھی کھائے ناک میں پانی لاؤں
بولو بولو جلدی بولو، بولو میں ہوں کون ؟

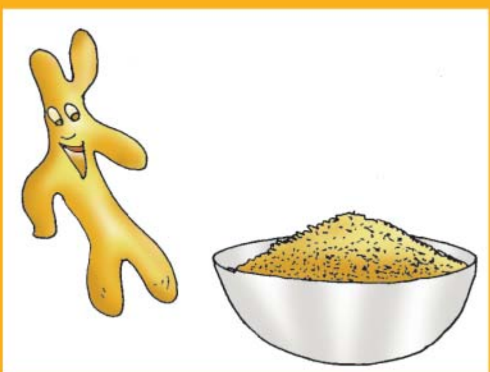

پیلا پیلا رنگ ہے میرا ترش ہے میرا سواد
کھانے میں اور کچومر میں یاد میں سب کو آؤں
چھوٹی چھوٹی باتوں ہی میں، میں تو دوا بن جاؤں
دودھ کے ساتھ شامل ہوکر میں کھانسی کو بھگاؤں
بولو بولو جلدی بولو، بولو میں ہوں کون ؟

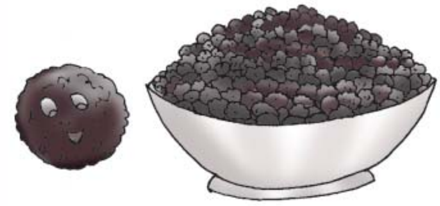

چھوٹی چھوٹی موتی جیسی چھوٹی ہوں پر گول
سفید ہوں اندر سے، کالا ہے باہر سے ڈول
کچومروں میں یا نمکینوں میں خوشی سے ڈالی جاؤں
زبان پر رکھو مجھ کو تو تیکھا سواد دِکھاؤں
بولو بولو جلدی بولو، بولو میں ہوں کون ؟

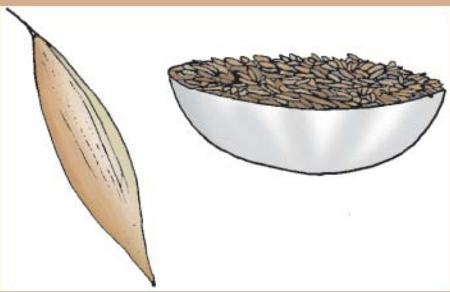

پتلا ہوں اور چھوٹا ہوں کالا اور آسانی ہوں
تیل اور گھی میں تلتے مجھ کو، دہی چھاچھ میں ڈالا جاؤں
کھانے میں گر مِل جاؤں تو مہک مہک کر جاؤں
پاوڈر یا پورا سالم ہی استعمال میں آؤں
بولو بولو جلدی بولو، بولو میں ہوں کون ؟

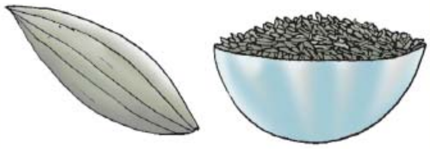

پتلی دُبلی چھوٹی ہوں میں ہرا بھرا ہے رنگ
پان اور شربت میں ملا کر میں کردوں سب کو دنگ
گیلی-خشک چباؤ مجھ کو لگتی میٹھی میٹھی
زیرے جیسی لگتی ہوں میں جب بھی مجھ کو دیکھو
بولو بولو جلدی بولو، بولو میں ہوں کون ؟

چاکلیٹ جیسا رنگ ہے میرا سینگوں والی چیز
کیل کے مانند لگتی ہوں میں اور مسالے کا بیج
دانت درد میں فائدہ مجھ سے، بہت کام میں آؤں
تیکھا سواد ہے میرا پھر بھی پان میں ڈالی جاؤں
بولو بولو جلدی بولو، بولو میں ہوں کون ؟

اب دوسرے دو مسالوں پر معمے بنا کر اپنے خیالات کا اظہار کرو۔ اپنے معمے اپنی جماعت میں بچوں سے پوچھو۔ ان میں سے دو مسالوں کی تصویر اپنی نوٹ بک میں بناؤ اور ان کے نام لکھو۔

- تمہارے گھر میں کھانا بنانے میں کن کن مسالوں کا استعمال کیا جاتا ہے؟ معلوم کرو، اس کی فہرست تیار کرو اور اپنے دوستوں کی فہرست بھی دیکھو۔

- جب تمہارے دادا-دادی چھوٹے تھے تب ان کے باورچی خانے میں عام طور پر کن مسالوں کا استعمال کیا جاتا تھا ؟ ان سے معلوم کرو اور یہاں لکھو۔

- ایک ایسے مسالے کا نام بتاؤ کہ جو نمکین اور میٹھی چیز میں استعمال ہوتا ہو۔

- کھانے میں کھٹّے ذائقے کے لیے کیا ڈالا جاتا ہے؟ معلوم کرو۔

میں کٹّن ہوں۔ میں کیرلا میں رہتا ہوں۔ میرے گھر کے باڑے میں مسالوں کا باغیچہ ہے۔ وہاں میں نے تیج پات، چھوٹی اور بڑی الائچی اور کالی مرچ کے پودے دیکھے ہیں۔

- تمہارے علاقے میں کوئی مسالے اُگتے ہیں۔معلوم کرو۔ یہاں ان کے نام لکھو۔

- کچھ مسالے جماعت میں لاؤ۔ جدول میں ان کے نام لکھو۔ اپنی آنکھیں بند کرکے صرف چھوکر اور سونگھ کر پہچاننے کی کوشش کرو۔ جنہیں تم پہچان لو ان کے نام کے سامنے (✓) کرو، اگر تم پہچان نہ سکوتو (✕) کرو۔

نمبر شمار	خوشبو	لمس (چھونا)	مسالے کا نام
۱۔			
۲۔			
۳۔			
۴۔			
۵۔			

چلو چٹاکے دار چنا چاٹ تیار کریں!

- اس کے لیے آپ کو چاہیے -
  - بُھنے ہوئے چنے، جماعت میں بچوں کی تعداد کے مطابق۔
  - نمک، لال مرچ، آمچور پاوڈر یا لیموں بمطابق ذائقہ۔

- سینکا ہوا زیرہ، کالا نمک، گرم مسالہ، اگر ممکن ہو تو

- ہرا دھنیا

اُبلے ہوئے چنے میں ذائقے کے مطابق نمک، لال مرچ، آمچور پاوڈر یا لیموں کا رس شامل کرو۔ آپ کی چاٹ کو زیادہ لذیذ بنانے کے لیے زیرا، کالا نمک اور دھنیے کا پاوڈر شامل کرو۔ آخر میں ایک چٹکی گرم مسالہ بھی ملایا جاسکتا ہے۔ بُھنے ہوئے چنے اچھی طرح ملاؤ، کاٹا ہوا ہرا دھنیا اُس پر چھانٹو۔ کیا بات ہے! اب تم چٹاکے دار چنے کھانے کے لیے تیار ہو!

- کیا تم نے چنا چاٹ کا لطف اُٹھایا؟

- سوچو اگر چنا چاٹ بنانے کے لیے اگر ایک بھی مسالہ نہ ہوتا تو وہ کیسی لگتی؟

- الگ الگ قسم کی چاٹ بنانا سیکھو اور وہ بنا کر کلاس میں اپنے دوستوں کے ساتھ اُس کا لطف اُٹھاؤ۔

- چیزیں کم یا زیادہ چٹاکا دار ہیں، تمہاری زبان پر کس طرح پتا چلتا ہے؟

استاد کے لیے : گرم مسالہ، اِلائچی (چھوٹی اور بڑی) لونگ، زیرہ، دارچینی (تج) وغیرہ مِکس پاوڈر کے سلسلے میں بچوں سے بحث کیجیے۔

باب ۲۵
میرا ضلع

گجرات صوبے میں ہر سال ایک مہا کمبھ منعقد کیا جاتا ہے۔ اس میں حصّہ لیکر اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کی غرض سے ہر کوئی آتا ہے۔ طلبہ اور مدرسین بھی بڑی تعداد میں حصّہ لیتے ہیں۔ اس سال یہ پروگرام گجرات کے صدر مقام گاندھی نگر میں منعقد کیا گیا۔ جس میں حصّہ لینے کے لیے گجرات کے مختلف صوبوں سے بڑی تعداد میں مدرسین اور طلبہ آپہنچے۔ آج تمام طلبہ ان کے مدرس کے ساتھ گھ-۴ کے قریب واقع سینٹرل وِسٹا گارڈن میں اکٹّھا ہوئے تھے۔ باغیچے میں سب اکٹھا ہوکر باتوں میں مصروف ہوگئے۔ مدرسین اپنے تجربات کا آپس میں تبادلہ کر رہے تھے، جبکہ طلبہ اپنے اپنے ضلع کی بات کر رہے تھے۔

بات کی شروعات کرتے ہوئے وِشوا بولی، ''میں کچھ ضلع سے ہوں، ہمارے ضلع کا صدر مقام بھوج ہے، ہمارے ضلع میں کل دس تعلقے ہیں۔ گجرات کے ضلعوں میں کچھ ضلع پاکستان ملک کی سرحد سے جُڑا ہوا ہے جب کہ بھارت کے راجستھان صوبے کو بھی ہمارا ریگستان چھوتا ہے۔ گجرات کے موربی، سُریندرنگر، پاٹن اور بناس کانٹھا ضلعے ہمارے پڑوسی ہیں۔''

جیوتی بولی : '' ہمارا ضلع .... اور صدر مقام .... ہے۔ ضلعے کے کل تعلقے .... ہیں۔ ہمارے ضلعے کی سرحد .... اور .... ریاستوں سے جُڑی ہوئی ہے۔ ہمارے ضلع کی سرحد پر ....، ....، اور .... اور ضلعے واقع ہیں۔

استاد کے لیے : اس اکائی میں جہاں 'جیوتی بولی :' لکھی ہوئی تفصیلات ہیں وہاں طلبہ کو اپنے ضلع کی معلومات حاصل کرکے لکھنی ہے۔ اس کے لیے اسکول سے دی گئی مقامی تفصیلات کی کتاب کا استعمال کریں۔

یہ سن کر تھومس بول اٹھا، ''میرا ضلع ڈانگ ہے جو وسعت کے اعتبار سے گجرات میں سب سے چھوٹا ہے۔ اس کا رقبہ ۱,۷۶۴ مربع کلومیٹر ہے، جو سب سے کم آبادی والا ضلع ہے۔ اس کی آبادی ۲,۲۶,۷۶۹ ہے۔ گجرات میں کُل جنگلوں کا سب سے بڑا حصّہ (۵۸.۶%) میرے ضلع میں واقع ہے۔''

جیوتی بولی : ''میرا ضلع علاقے کے اعتبار سے گجرات کے ضلعوں میں .... مقام رکھتا ہے۔ اس کا کُل رقبہ .... مربع کلومیٹر ہے۔ اس کی آبادی .... ہے۔ % .... جنگل میرے ضلع میں واقع ہیں۔

احمد آباد کی رہنے والی پروِین بولی : ''سابرمتی ندی کے کنارے میرا شہر احمد آباد واقع ہے۔ میرے ضلع کی شرح خواندگی ۸۶.۶۵% ہے۔ میرے ضلع میں سیدی سیّد کی مشہور جالی، کانکریہ تالاب، سابرمتی رِیور فرنٹ، گاندھی آشرم وغیرہ دیکھنے کے قابل مقامات واقع ہیں۔

یہ سن کر جیوتی بولی : ''میرے ضلع میں .... اور .... ندیاں بہتی ہیں۔ میرے ضلع میں واقع .... اور .... شہر اِن ندیوں کے کنارے آباد ہیں۔ میرے ضلع کی خواندگی کی شرح .... فیصد ہے۔

میرے ضلع میں .... ، .... ، .... وغیرہ قابلِ دید مقامات واقع ہیں۔

میتری بولی: ،''میرا تعلق جوناگڑھ ضلع سے ہے۔ جوناگڑھ میں واقع گرنار پہاڑ کی دتّاتریہ گجرات کی بلند ترین چوٹی ہے۔ اونچا گڑھ (قلعہ) گرنار آسمان سے باتیں کرتا ہے، یہ تو تم نے سُنا ہی ہوگا۔ میتری نے جیوتی کے سامنے دیکھا تو جیوتی بولی : میرے ضلعے میں بھی .... اور .... پہاڑ آئے ہوئے ہیں۔

گاندھی نگر ضلعے کے بھاوِن نے کہا، ''میرے ضلعے میں اکشردھام، مہوڈی اور دھولیشور مہادیو جیسے مذہبی زیارت گاہیں واقع ہیں۔ تنوی درمیان میں بول اٹھی، ''میرا تعلقہ مہسانہ ضلع سے ہے۔ میرے ضلع میں موڈھیرا مندر اور وڈنگر جیسے تاریخی مقامات واقع ہیں۔ موڈھیرا کا سوریہ مندر اور کِرتی تورن کافی مشہور ہیں۔

جیوتی بولی : میرے ضلعے میں .... ، .... ، .... ، .... اور .... جیسے مذہبی زیارت گاہیں واقع ہیں جب کہ .... ، .... ، .... اور .... جیسے تاریخی مقامات واقع ہیں۔

کوئی بولے اس سے پہلے کرشنا بولی : ''میرا ضلع نربدا ہے۔ میرے ضلع میں واقع نواگام مقام پر نربدا ندی پر باندھ تعمیر کیا گیا ہے۔ اس باندھ سے جو (سرووَر) جھیل وجود میں آئی ہے اس کا نام سردار سرووَر رکھا گیا ہے۔ وہاں 'اِسٹیچیو آف یونٹی' تعمیر کیا گیا ہے۔

یہ سُن کر جیوتی بول اٹھی : ''میرے ضلع میں .... ندی پر .... مقام پر باندھ تعمیر کیا گیا ہے۔

بناس کانٹھا ضلع میں سے آئے ہوئے دھنراج نے کہا، ''میرے ضلع میں امیر گڑھ میں جیسور مقام ریچھوں کا محفوظ مقام اور پالن پور تعلقے میں بالارام محفوظ مقام واقع ہے۔ جیسور محفوظ مقام میں ریچھ، نیل گائیں، چیتے، شاہوڑی وغیرہ جب کہ بالارام محفوظ مقام میں ریچھ اور نیل گائے نظر آتے ہیں۔

جیوتی بولی، ''ہمارے ضلع کے .... تعلقے میں .... اور .... محفوظ مقام واقع ہیں۔ جس میں مخصوص طور پر .... ، .... ، .... ، .... ، .... ، .... جیسے جانور نظر آتے ہیں۔

ہربھجن بولنے کے لیے تیار بیٹھا تھا۔ اُس نے کہا، ''میں سُریندر نگر ضلع کا رہنے والا ہوں۔ میرے ضلع میں ترنیتر گاؤں میں منعقد ہونے والا ترنیتر کا میلا بھارت بھر میں مشہور ہے۔ کڑھائی کیا ہوا چھاتا لیے ہوئے نوجوان لڑکے لڑکیوں کو گھومتے ہوئے میلے کا لطف اُٹھاتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔''

جیوتی فوراً بولی : ''ہمارے ضلع میں .... مقام پر .... کا میلا منعقد کیا جاتا ہے۔

پنچ محال ضلع کے دیویندر نے کہا، ''میرے ضلع میں مکئی کی فصل بڑے پیمانے پر کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ گیہوں، دھان، دالیں، مونگ پھلی اور تمباکو جیسی فصلیں اُگائی جاتی ہیں۔ دِیپیکا فوراً بولی کہ میرا تعلق پوربندر ضلع سے ہے۔ میرے ضلع میں سمینٹ اور رنگ کیمیاوی صنعت کی کافی ترقی ہوئی ہے۔''

یہ سُن کر جیوتی بولی، ’’ہمارے ضلع میں .... کی فصل بڑے پیمانے پر اُگائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ....، ....، ....، .... جیسی فصلیں بھی اُگائی جاتی ہیں۔ میرے ضلع میں .... اور .... جیسی صنعتوں کی کافی ترقی ہوئی ہے۔

اتنا کرو:

- تمہارے ضلعے کا نقشہ حاصل کرو اور اُس میں کتنے تعلقے واقع ہیں اس کی فہرست تیار کرو۔
- تمہارے ضلعے میں اُگنے والے درختوں اور فصلوں کی فرست بناؤ۔
- سال 2011 کی مردم شماری کے مطابق تمہارے ضلع کا کون سا نمبر ہے؟ تمہارے ضلع کی آبادی کو سامنے رکھتے ہوئے تمہارے ضلع سے کم آبادی اور زیادہ آبادی والے ضلعوں کی فہرست بناؤ۔
- اکائی میں جن کا ذکر نہیں ہے ایسے تفریحی مقامات کی فہرست بناؤ۔
- تمہارے ضلع میں واقع مذہبی زیارت گاہیں اور تاریخی مقامات کا تصویری چارٹ تیار کرو۔
- اکائی میں جن کا ذکر نہیں ہے ایسے باندھ (بند) اور محفوظ دشت کے متعلق معلومات اکٹھا کرو۔
- ضلع میں مختلف تعلقوں میں دیگر منعقدہ میلوں کے مقامات اور ان کی خصوصیات کے متعلق معلومات حاصل کرکے چارٹ تیار کرو۔
- تمہارے ضلع میں ترقی یافتہ صنعتوں اور استعمال میں لیے جانے والے خام مال کی تفصیلات اکٹھا کرو۔
- ضلع پنچایت اور اس کے کام کے متعلق اپنے استاد سے معلومات فراہم کرو۔
- ضلع پنچایت کا انتظام کون کرتا ہے؟ اس کی تفصیلات حاصل کرو۔
- تمہارے ضلع کا نقشہ حاصل کرکے اس میں ذیل کی تفصیلات پُر کرو۔

  - قابل دید مقامات - مذہبی زیارت گاہیں - تاریخی مقامات
  - باندھ - محفوظ مقامات - میلے - صنعتیں

- ’اسٹیچیو آف یونٹی‘ کے متعلق مزید معلومات اپنے استاد سے حاصل کرو۔

استاد کے لیے: اس اکائی میں دی گئی مختلف ضلعوں کی تفصیلات صرف طلبہ اپنے ضلع کی تفصیل پیش کرتے سیکھے اس وجہ سے رکھی گئی ہیں۔ اپنے ضلع کے علاوہ دیگر ضلعوں کی معلومات سمجھنے یا یاد کرنے کے لیے نہیں ہے۔ اِسے امتحان وغیرہ میں یا جانچ کا حصّہ نہ بنایا جائے۔